© rasailojaraid.com

القصہ ایک عہدِ صحابہ کی یادگار

اچھا ہوا کہ آپ بھی ہم سے بچھڑ گئے — ورنہ امید و یاس کا قصہ دراز تھا
تھے لوگ بے حسی کے سمندر میں غوطہ زن — اور اس پہ یہ ستم کہ خدا بے نیاز تھا
تیری زباں کے پھول تھے در ہائے تابدار — تیرے بیاں پہ فنِ خطابت کو ناز تھا
تیرے دل و دماغ تھے قدرت کا معجزہ — سینہ ترا مدینۂ سوز و گداز تھا
ہر مرحلہ میں جبر و تشدد کا سامنا — ہر معرکہ میں فضلِ خدا کارساز تھا
جس کا وجود نغمہ طرازِ حجاز تھا — القصہ ایک عہدِ صحابہ کی یادگار
شورش وہ آج عازمِ فردوس ہو گیا — دار و رسن کے خوف سے وہ بے نیاز تھا
اے وائے! داستانِ وفا ختم ہو گئی — صر صر کی چوٹ کھا کے صبا ختم ہو گئی
جو کچھ ہوا درست ہوا، خوب تر ہوا! — نوکِ قلم پہ آہ و فغاں آگئی تو کیا؟
برہم رہا ہے نقشۂ عالم اسی طرح — آندھی اُفق سے تابہ اُفق چھا گئی تو کیا؟
نالہ بلب ہیں نغمہ سرایانِ فصلِ گل، — بوئے چمن کو بادِ خزاں کھا گئی تو کیا؟
وہ لوگ جو قفس میں رہے ہیں تمام عمر — اُن کے چمن پہ برقِ ستم ڈھا گئی تو کیا؟
جن کا وجود برقِ جہاں تاب کا جواب — اک مرگِ ناگہاں انہیں تڑپا گئی تو کیا؟
کوثر پہ آملیں گے حریفانِ بادہ نوش — اے مرگ شکریہ ترا تو آگئی تو کیا؟
"لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے — اپنی خوشی نہ آئے، نہ اپنی خوشی چلے"
دل انقلابِ حال سے نالاں ہے دوستو — شیرازۂ حیات پریشاں ہے دوستو
ناسازگار آب و ہوا ہے کہاں چلیں — صر صر کی زد میں نظمِ گلستاں ہے دوستو
جو کچھ سلوک ہم سے چمن میں کیا گیا — تاریخ اس پہ ششدر و حیراں ہے دوستو
اپنے لہو سے لالہ و گل کو نکھار دو — یہ بھی علاجِ گردشِ دوراں ہے دوستو
کچھ دوستوں کے غم ہیں تو کچھ ساتھیوں کی یاد — اس پہ مدارِ دیدۂ گریاں ہے دوستو
آخر کہاں چلا گیا سالارِ کارواں؟ — کس سے کہیں کہ حشر کا ساماں ہے دوستو
اک زد پڑی ہے زندگیٔ مستعار پر — اور سچ کہوں تو موت کا احساں ہے دوستو

چکمہ دیا اجل نے "غریب الدیار" کو
لوٹا ہے فصلِ گل میں خزاں نے بہار کو

شورش کاشمیریؒ

© rasailojaraid.com